تاج الشریعہ کی حق گوئی و بے باکی

جب سے اس دنیا کا وجود ہوا حق و باطل میں آپسی رسہ کشی اور ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی کوششیں برابر جاری وساری ہیں ہر دور میں باطل نے یہ کوشش کی کہ کسی طرح سے حق کو زیر کر کے اپنا تسلط قائم کیا جائے اور اسے صفحہ دہر سے مٹا دیا جائے لیکن حق اور اہل حق ہمیشہ باطل اور اہل باطل کے مقابل سینہ سپر رہے ہر دور میں باطل کو منھ کی کھانی پڑی اور حق ہمیشہ غالب اور بلند رہا۔

اہل حق نے حق کی سربلندی کے لیے اپنی جان کی بھی فکر نہ کی وہ وقت کے فرعون اور ابوجہل جیسے ظالم وجابر سے کبھی خائف نہ ہوئے نہ کسی کی ناراضگی اور ملامت کا خوف کیا شروع سے آج تک اہل حق اپنی اس روش حسن پر قائم ودائم ہیں۔

پندرہویں صدی ہجری میں ہمیں اہل حق میں سے ایک ایسی پاک طینت و پاک سیرت شخصیت نظر آتی ہے جو اپنی حق گوئی و بے باکی کے لیے پورے عالم میں مشہور ومتعارف ہے جنہیں دنیا سلطان الفقہا ،اکمل االفضلاء ،فخر المحدثین ،سراج المفسرین ،فقیہ اعظم ،فاتح عرب وعجم ،شیخ الاسلام والمسلمین ،قاضی القضاۃ فی الہند ،تاج الشریعہ ،شیخ طریقت ،وارث علوم اعلی حضرت ،مظہر حجۃ الاسلام سیدی وسندی ،مرشدی ،حضرت علامہ ومولانا مفتی الشاہ محمد اختر رضا قادری برکاتی ازہری رضی اللہ تعالی عنہ جانشین حضو مفتی اعظم ہند کے نام سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

آپ جماعت اہل سنت کے ممتاز ترین صاحب علم وبصیرت ،باقیات صالحات میں سے ایک ہیں۔ذکاوت طبع اور قوت اتقان ،وسعت مطالعہ میں اپنی مثال آپ ہیں۔درس وتدریس ،فقہ وافتا ،قراءت وتجوید ،منطق وفلسفہ ،ریاضی ،علم جفر وتکسیر اور علم ہیئت وتوقیت میں یدطولی رکھتے ہیں مسلسل بیالیس سالوں سے کچھ زائد آپ مسند افتا پر جلوہ افروز رہے۔آپ ایک اچھے انشا پرداز اور صاحب

اسلوب، کہنہ مشق، سہ لسانی ادیب ہیں۔آپ کی نثری خدمات متعدد کتابوں پر مشتمل ہیں ان میں مذہبی مسائل اور فتاوی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔فنی موضوعات میں علمی زبان کا استعمال کرتے تھےلیکن اس کے باوجود کہیں ثقالت پیدا نہیں ہوتی، آپ ہر موضوع پر ادیبانہ اسلوب اختیار کرنے پر قدرت رکھتے تھے۔آپ کی تحریروں میں سلاست وروانی، ایجاز واختصار،تشبیہات واستعارات، فصاحت وبلاغت پائی جاتی تھی۔آپ کی تحریریں اردوادب کے لیے قیمتی خزانے ہیں جس میں بیان کے جوش وزور، شوکت وجلال اور ندرت خیال کے نگارخانے آراستہ ہیں۔آپ کو شعروشاعری سے بھی خاص دل چسپی تھی۔آپ قادرالکلام فطری شاعر معلوم ہوتے تھے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں شاعری کرتے تھے۔شاعری انہیں وراثت میں ملی تھی آپ کا مجموعہ کلام سفینہ بخشش کے نام سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔جہاں آپ کے نثری شہ پارے ادبی حیثیت کے حامل ہیں۔وہیں آپ کی شاعری بھی آپ کی قادرالکلامی پر شاہد وعادل ہے۔

ہمارا موضوع تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حق گوئی اور بے باکی ہے اب ذیل میں آپ کی حق گوئی اور بے باگی کے کچھ واقعات پیش کریں گے تاکہ اس عظیم ہستی کے حق گوئی اور بے باکی کے نمایاں وصف کو اپنی عملی زندگی میں اپنانے کا جذبہ پیدا ہو۔

احقاق حق وابطال باطل، خانوادۂ رضویہ کی ان صفات میں سے ہے جس کا اعتراف نہ صرف اپنوں بلکہ بیگانوں کو بھی کرنا پڑا یہاں حق کہ مقابل نہ اپنے پرائے کا فرق رکھا جاتا ہے نہ امیر وغریب کی تفریق کی جاتی ہے۔سیدی اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے کبھی باطل کے سامنے سر نہ جھکایا چاہے ذبحِ گائے کا فتنہ ہو یا ہندو مسلم اتحاد کا، تحریک ترکِ موالات ہو یا تحریک خلافت یہ مردمومن آوازۂ حق بلند کرتا ہی رہا، سرکار مفتیٔ اعظم کی حق گوئی وبے باکی بھی تاریخ کا درخشندہ باب ہے شدھی تحریک کا زمانہ ہو یا نسبندی کا پُرخطر دور ہو آپ نے علم حق کبھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔اللہ تعالی نے جانشینِ مفتیٔ اعظم کو

اپنے اسلاف کا پرتو بنایا ہے۔آپ کی حق گوئی اور بے باکی بھی قابل تقلید ہے۔وقتی مصلحتوں، طعن وتشنیع ،مصائب وآلام یہاں تک کہ قید و بند کی صعوبتیں بھی آپ کو راہ حق سے نہ ہٹا سکیں۔آپ نے کبھی اہل ثروت کی خوشی یا حکومتی منشاء کے مطابق فتوی نہیں تحریر فرمایا، ہمیشہ صداقت وحقانیت کا دامن تھامے رکھا ،اس راہ میں کبھی آپ نے اپنے پرائے، چھوٹے بڑے کا فرق ملحوظ خاطر نہیں رکھا۔ ہر معاملہ میں آپ اپنے آباء واجداد کی روشن وتابناک روایتوں کی پاسداری فرماتے رہے ہیں، شیخ عالم حضرت سید شاہ فخر الدین اشرف الاشرفی کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ کچھوچھہ مقدسہ تحریر فرماتے ہیں: علامہ (حضورتاج الشریعہ کا) ہر حال میں بادِ سموم کی تیز وتند، غضبناک آندھیوں کی زد میں بھی استقامت علی الحق کا مظاہرہ کرنا اور ثابت قدم رہنا یہ وہ عظیم وصف ہے جس نے مجھے کافی متاثر کیا۔اسی لیے میں حضرت تاج الشریعہ کو اپنے وقت کا ایک عظیم دور اندیش مدبر و مفکر و مصلح قوم ہونے کے ساتھ ایک مرد کامل ہی نہیں بلکہ ولی کامل حتی کہ قطب وقت بھی سمجھتا ہوں: (تجلیّاتِ تاج الشریعہ ص/۲۵۱)۔

تیسری مرتبہ ۱۹۸۶ء/۱۴۰۶ھ میں حج کے موقع پر سعودی حکومت نے آپ کو بیجا گرفتار کرلیا اس موقع پر آپ نے حق گوئی و بے باکی کا جو مظاہرہ کیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔سعودی مظالم کی مختصر سی جھلک خود حضور تاج الشریعہ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں ”مختصر یہ کہ مسلسل سوالات کے باوجود میرا جرم میرے بار بار پوچھنے کے بعد بھی مجھے نہ بتایا بلکہ یہی کہتے رہے کہ ’’میرا معاملہ اہمیت نہیں رکھتا‘ لیکن اس کے باوجود میری رہائی میں تاخیر کی اور بغیر اظہار جرم مجھے مدینہ منورہ کی حاضری سے موقوف رکھا اور ۱۱ دنوں کے بعد جب مجھے جدہ روانہ کیا گیا تو میرے ہاتھوں میں جدہ ائیر پورٹ تک ہتھکڑی پہنائے رکھی اور راستے میں نماز ظہر کے لیے موقع بھی نہ دیا گیا اس وجہ سے میری نماز ظہر قضا ہوگئی ۔“ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء: ۱۵/جلد ۱)۔

سعودی حکومت کے اس متعصب رویہ، حضور تاج الشریعہ کی بیجا گرفتاری اور مدینہ طیبہ کی حاضری

سے روکے جانے پر پورے عالم اسلام میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ، مسلمان اہل سنت کی جانب سے ساری دنیا میں سعودی حکومت کو سر جھکانا پڑا ، اس وقت کے سعودی فرمانبراشاہ فہد نے لندن میں یہ اعلان کیا کہ ''حرمین شرفین میں ہر مسلک کے لوگوں کو ان کے طریقے پر عبادت کرنے کی آزادی ہوگی''۔ نیز آپ کو زیارت مدینہ طیبہ اور عمرہ کے لیے ایک ماہ کا خصوصی ویزہ visa بھی دیا۔اس معاملہ میں قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری رضی اللہ تعالی عنہ کی کاوشیں قابل ذکر ہیں۔

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند، علامہ بدرالدین احمد قادری حضور تاج الشریعہ کی حق گوئی سے متعلق رقم طراز ہیں ''حضرت سرکار خواجہ نواز کے سالانہ عرس پاک کے موقع پر میں اجمیر مقدس حاضر ہوا ، چھٹویں رجب ۱۴۰۹ھ بروز دوشنبہ مبارکہ مطابق ۱۳ر فروری ۱۹۸۹ء کو حضرت سید احمد علی کے کاشانہ پر قل شریف کی محفل منعقد ہوئی، محفل میں حضرت علامہ مولانا اختر رضا قادری قبلہ اور حضرت مولانا مفتی رجب علی صاحب قبلہ ساکن نانپارہ بہرائچ شریف نیز دیگر علمائے کرام موجود تھے۔قل شریف کے اس مجمع میں مولانا ادریس رضا خاں صاحب تقریر کر رہے تھے۔اثنائے تقریر میں ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ ''ہمارے سرکار پیارے مصطفی اپنے غلاموں کو اپنی کالی کملی میں چھپائیں گے'' فوراً حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ نے مولانا موصوف کو ٹوکتے ہوئے فرمایا کہ (کالی کملی کے بجائے) نوری چادر کہو۔ یہ شرعی تنبیہ سنتے ہی مولانا موصوف نے اپنی تقریر روک کر پہلے حضرت علامہ ازہری قبلہ کی تنبیہ کو سراہا، بعدہ بھرے مجمع میں یہ واضح کیا کہ ''کملی'' تصغیر کا کلمہ ہے جس کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے بولنا ہرگز جائز نہیں اور چوں کہ میری زبان سے یہ خلاف شریعت نکلا اس میں بارگاہ الٰہی میں اس کلمہ کے بولنے سے توبہ کرتا ہوں۔اللہ تعالی مجھے معاف فرمائے۔پھر توبہ کے بعد موصوف نے اپنی بقیہ تقریر پوری کی۔(عطیہ ربانی در مقالہ نورانی، ص ۲۳ / ۲۴)۔

مفکر ملت پیر محمد اجمل رضا قادری صاحب بانی تحریک اصلاح معاشرہ تاج الشریعہ کی حق

گوئی اور بے باکی کے متعلق ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ کراچی میں ایک بڑی کانفرنس تھی بڑے بڑے مفسرین محدثین علماء مشائخ موجود تھے عظیم عظیم خانقاہوں کے سجادگان بھی تشریف فرما تھے ان مہمانوں میں بغداد شریف کی خانقاہ کے سجادہ نشین بھی تھے نعرے خوب لگ رہے تھے اولاد غوث اعظم آل رسول وغیرہ جب وہ اسٹیج پر آئے تو سب نے دیکھا کہ نہ ان کی ڈاڑھی ہے کوٹ پینٹ پہنے ہوئے ہیں ٹائی بھی لگائی ہوئی ہے بڑے بڑے علماء مشائخ تشریف فرما ہیں لیکن کسی کی ہمت نہ ہوئی انھیں کچھ نصیحت کریں کہ جناب یہ آپ کے بڑوں کا طریقہ نہیں ہے جب حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا صاحب اسٹیج پر تشریف لائے کلین شیو صاحب زادہ دیکھا، ٹائی دیکھی سب لوگ تعریف کر رہے تھے شہزادہ غوث اعظم نور دیدۂ غوث اعظم، حضرت ان کے قریب گیے ٹائی سے پکڑا اور بڑے ادب سے فرمانے لگے حضور یہ جو آپ نے حلیہ اختیار کیا ہے یہ آپ کے گھر کا طریقہ نہیں ہے ہم لوگ تو غلام ہیں آپ نسل ہیں آپ کی داڑھی سب سے اچھی ہونی چاہیے سنت کا لبادہ سب سے زیادہ آپ پر جچنا چاہیے تھا، وہ غوث اعظم کے شہزادے تھے ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہنے لگے زندگی میں اگر کسی شخص کی نصیحت نے میرے دل اور روح پر سب سے زیادہ اثر کیا ہے وہ حضور تاج الشریعہ ہیں اور کہنے لگے کہ اب داڑھی بھی پوری رہے گی اور لباس بھی سنت کے طریقے پر رہے گا۔

یہ حق گوئی اور بے باکی حضور تاج الشریعہ کا ہی حصہ ہے اتنے بڑے مجمع میں کوئی بھی انھیں نصیحت نہ سکا لیکن آپ نے کسی کا خوف کیے بغیر انھیں ایسی نصیحت فرمائی کہ انہوں نے آئندہ کے لیے پوری داڑھی رکھنے کا وعدہ کیا۔

نسبندی کے خلاف فتوی۔

اندرا گاندھی سابق وزیر اعظم ہند کا مزاج آمرانہ تھا، ان کے دور اقتدار میں عوام پر ظلم و جبر کیا گیا کانگریس پارٹی کی ساری قوت کا نقطہ ارتکاز صرف اور صرف اندرا گاندھی کی ذات ہے انہوں

نے یہ سب بلا اشتراک غیر اقتدار پر اپنی گرفت قائم رکھنے کے لیے ہی کیا تھا۔سیاسی مخالفین کو بے دردی سے کچل دینے کے لیے سخت سے سخت اقدام کرنے میں بھی کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی تھی ۔اندرا گاندھی کے ساتھ اس کے بیٹے سنجے گاندھی کا تانا شاہی نظریہ پس پشت کام کر رہا تھا۔۱۹۷۵ء میں پورے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ،تمام شہریوں کے بنیادی حقوق سلب کر لیے گئے ،رقیبوں کو قید سلاسل میں جکڑ کر نذر زنداں کر دیا گیا''میسا'' جیسے جابر قانون کو نافذ العمل کر دیا گیا ۔ان تمام حالات کے ساتھ ہی دو سے زیادہ بچہ کرنے پر سختی سے پابندی عائد کر دیا اور ان لوگوں پر نسبندی کرنا ضروری قرار دے دیا۔پولس عوام کو جبرًا پکڑ پکڑ کر نسبندی کرا رہی تھی ۔اسی اثناء میں نسبندی کے جواز یا عدم جواز پر شرعی نقطہ نظر جاننے اور عمل کرنے کے لیے دیو بندی وہابی دار الافتاء سے قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیو بند نے نسبندی کے جائز ہونے کا فتوی دے دیا۔ملک کی ہیجانی کیفیت اور امت مسلمہ میں انتشار کو دیکھتے ہوئے جابر و ظالم حکمراں کے خلاف تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے حکم پر تاج الشریعہ نے نسبندی کے حرام و ناجائز ہونے کا فتوی صادر فرمایا اس فتوی پر حضور مفتی اعظم کے علاوہ حضرت مولانا قاضی عبد الرحیم بستوی ،مولانا مفتی ریاض احمد سیوانی کے دستخط ہیں۔

فتوی کی اشاعت کے بعد حکومت نے اس بات کے لیے دباؤ ڈالا کہ یہ فتوی واپس لیا جائے مگر حضرت نے فتوی سے رجوع کرنے سے انکار کر دیا اور نمائندگان حکومت سے صاف صاف کہ دیا گیا کہ فتوی قرآن وحدیث کی روشنی میں لکھا گیا ہے کسی بھی صورت میں واپس نہیں لیا جا سکتا ۔(تجلیات تاج الشریعہ:ص۱۶۹)۔

مولانا شہاب الدین رضوی لکھتے ہیں۔

جنوری ۱۹۹۵ء دو پہر دو بجے کی بات ہے کہ وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ کے خصوصی سیکریٹری جانشین

مفتی اعظم حضرت تاج الشریعہ کی خدمت میں وزیر اعظم کا پیغام لے کر حاضر ہوئے وہ راقم السطور سے واقفیت رکھتے تھے میں نے ان کی حضرت سے ملاقات کرائی انہوں نے وزیر اعظم کا تحریر کردہ خط زبانی طور پر بتایا کہ وزیر اعظم ہند آپ کی شخصیت سے بہت متاثر ہیں اور ملاقات کر کے دعائیں لینا چاہتے ہیں ۔آپ دولت کدے پر آنے کی اجازت فرمادیں حضور نے فرمایا کہ میں مذہبی آدمی ہوں مجھے میرے بزرگوں نے جن امور کی ذمہ داری دی ہے اسی کو انجام دینے میں مصروف ہوں میں سیاسی نہیں ہوں اور اس کے علاوہ وزیر اعظم کے ہاتھ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ہیں پوری امتِ مسلمہ ناراض ہے۔کسی بھی صورت میں ان سے ملاقات کرنا پسند نہیں ہے۔اگر وہ ایک عقیدت مند کی طرح بغیر کسی سیاسی پروگرام کے آستانہ شریف آنا چاہتے ہیں تو آئیں اور حاضری دے کر چلے جائیں میں عینی شاہد ہوں کہ باوجود ہزار کوشش کے حضرت نے ملاقات نہیں فرمائی جبکہ وزیر اعظم ہند سات گھنٹہ بریلی کے سرکٹ ہاؤس میں آپ کا انتظار کرتے رہے (حیات تاج الشریعہ،ص ۷۲)۔

تاج الشریعہ کی حق گوئی اور بے باکی کے یوں تو بہت سارے واقعات ہیں لیکن مضمون کے طوالت کے خوف سے بس انہیں چند واقعات پر اکتفا کرتا ہوں اللہ تعالی مرشد برحق سیدی وسندی ومرشدی حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور پر رحمت ونور کی بارش فرمائے ان کے فیوض وبرکات سے ہمیں مالامال فرمائے۔

محمد گل ریز مصباحی، مدناپوری، بریلی شریف
خادم التدریس جامعۃ المدینہ فیضان عطار، ناگ پور
8057889427